منیٰ پہنچ کر حج کے احرام کی نیت کرنا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3450

تاریخ اجراء: 03 رجب المرجب 1446ھ / 04 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حج کیلئے جانے والے لوگوں کو منیٰ کیلئے نکلتے وقت احرام کی نیت کرنا ضروری ہے یا اگر وہ منیٰ پہنچ کر منیٰ میں ہی حج کے احرام کی نیت کر لیں تو یہ بھی درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جو لوگ حرم کی حدود کے اندر کے رہائشی ہیں یا رہائشی تو حرم کے باہر کے ہیں (حل کے یا میقات کے باہر کے) لیکن اپنی جگہ سے (یعنی میقات کے باہر والا میقات سے اور حل والا حل سے) صرف عمرہ کے ارادے سے حرم جانا چاہتے تھے، اس لیے یہ عمرہ کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور عمرہ کر کے احرام کھول دیا، اب وہ حج کا احرام باندھنا چاہتے ہیں (جیسے حج تمتع کرنے والا کرتا ہے)، تو ان تمام لوگوں کے لیے افضل یہ ہے کہ حج کا احرام باندھ کر منی جائیں، لیکن اگر منی میں پہنچ کر حج کا احرام باندھا تو یہ بھی جائز ہے، کیونکہ ان لوگوں کے حج کا احرام باندھنے کی جگہ پورا حرم ہے اور منی بھی حرم کا ہی حصہ ہے۔

اور اگر میقات کے باہر کا رہنے والا شخص میقات سے گزرتے وقت صرف حج کا ارادہ رکھتا ہے یا حج و عمرہ دونوں اکٹھے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (جسے حج قران کہتے ہیں) تو ایسی صورت میں وہ میقات سے گزرنے سے پہلے پہلے صرف حج کا یا حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھے گا، منی جا کر نہیں باندھے گا۔ اسی طرح میقات کے اندر اور حرم سے پہلے (یعنی حل میں) رہنے والا شخص صرف حج یا حج و عمرہ دونوں کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ حرم میں داخل ہونے سے پہلے پہلے صرف حج یا حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھے گا، منی جا کر حج کا احرام نہیں باندھے گا۔

نوٹ: اگر حل کا رہنے والا حرم میں حج یا عمرہ کے ارادے سے نہیں جانا چاہتا، بلکہ اپنے کسی کام سے حرم جانا چاہتا ہے تو وہ بغیر احرام کے حرم میں جا سکتا ہے، اب وہاں جا کر وہ بھی حرم کے رہائشی کے حکم میں ہے، لہذا اگر اس کا وہاں سے

حج کرنے کاارادہ ہوا تو اب اس کے احرام کی جگہ بھی پورا حرم ہے تو اس کے لیے بھی سنت یہی ہے کہ حج کا احرام باندھ کر منی جائے لیکن اگر منی جا کر حج کا احرام باندھا تو بھی احرام درست ہو جائے گا۔

نیز میقات کے باہر کا رہنے والا اگر حل میں (یعنی میقات کے اندر، حرم سے پہلے پہلے) کسی مقام پر اپنے کسی کام سے جانا چاہتا ہے تو وہ بغیر احرام کے جاسکتا ہے، اب وہ حلی کے حکم میں ہو گیا ہے، اب اگر وہاں سے وہ حج کا ارادہ کرتا ہے تو حرم سے پہلے پہلے حج کا احرام باندھنا ضروری ہے، لہذا وہ منی پہنچ کر حج کا احرام نہیں باندھے گا۔ اور اگر یہ شخص حل میں کسی کام سے گیا پھر وہاں سے حرم میں اپنے کسی کام سے جانا چاہتا ہے، حج یا عمرہ کے ارادے سے نہیں جانا چاہتا تو یہ بھی بغیر احرام کے حرم جاسکتا ہے، اب وہاں جا کر یہ بھی حرم کے رہائشی کے حکم میں ہو جائے گا، لہذا اگر اس کا وہاں سے حج کرنے کا ارادہ ہو تو اب اس کے احرام کی جگہ بھی پورا حرم ہو گا، تو اس کے لیے بھی سنت یہی ہے کہ حج کا احرام باندھ کر منی جائے لیکن اگر منی جا کر حج کا احرام باندھا تو بھی احرام درست ہو جائے گا۔

اہل حل کیلئے حل سے اور اہل حرم کیلئے حرم سے حج کا احرام باندھنا واجب ہے، چنانچہ لباب المناسک اور اسکی شرح میں ہے: ”(وهم اللذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات الى الحرم، فوقتهم الحل للحج والعمرة)۔۔۔(وهم من كان منزله في الحرم) كسكان مكة ومنى (فوقته الحرم للحج) ومن المسجد افضل۔۔۔(وكذلك) أي مثل حكم اهل الحرم (كل من دخل الحرم من غير اهله وان لم ينو الاقامة به، كالمفرد بالعمرة والمتمتع) أي من اهل الآفاق“ ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جن کے گھر میقات یا میقات کے اندر حرم سے پہلے (حل میں) ہیں تو ان کیلئے حج و عمرے کے احرام کی جگہ حل ہے اور جس کا گھر حرم میں ہو جیسے مکہ اور منی کے رہائشی، تو ان کیلئے حج کے احرام کی جگہ حرم ہے اور مسجد الحرام سے احرام باندھنا افضل ہے، اسی طرح وہ لوگ جو مکہ میں رہتے نہیں اور وہ حرم میں داخل ہو جائیں، تو وہ بھی حج کے احرام میں مکہ والوں کے حکم میں ہیں، اگرچہ انہوں نے مکہ میں اقامت کی نیت نہ کی ہو جیسے صرف عمرہ کرنے والے اور میقات کے باہر سے حج تمتع کیلئے آنے والے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، باب المواقیت، ص 117، 116، مطبوعہ سعودیہ)

میقات کے باہر سے آنے والا حاجی اگر حج قران یا افراد کی نیت سے آئے تو اس کے لئے حج کے احرام کی جگہ میقات ہے، چنانچہ لباب المناسک میں ہے: ”(وحكمها وجوب الاحرام منها لاحد النسكين وتحريم تاخيره عنها لمن اراد دخول مكة أو الحرم وان كان لقصد التجارة أو غيرها۔۔۔ووجوب احد

النسکین)"ترجمہ: میقات کا حکم یہ ہے کہ جو شخص مکہ یا حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اگرچہ اس کا وہاں جانا تجارت یا کسی اور وجہ کیلئے ہو، اُس کیلئے عمرہ یا حج میں سے کسی ایک کا احرام میقات سے باندھنا واجب ہے اور (جان بوجھ کر) احرام کو میقات سے مؤخر کرنا حرام ہے۔ اور (میقات کے حکم میں سے یہ بھی ہے کہ اس پر) حج یا عمرہ میں سے کسی ایک کی ادائیگی واجب ہے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، باب المواقیت، ص 113، مطبوعہ سعودیہ)

بہار شریعت میں ہے "مکہ معظمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدّہ جانا چاہتا ہے تو اُسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکہ معظمہ جانا چاہے تو بغیر احرام جاسکتا ہے۔۔۔ جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں اُن کے احرام کی جگہ حل یعنی بیرون حرم ہے، حرم سے باہر جہاں چاہیں احرام باندھیں اور بہتر یہ کہ گھر سے احرام باندھیں اور یہ لوگ اگر حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو بغیر احرام مکہ معظمہ جاسکتے ہیں۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 6، ص 1068، مکتبۃ المدینہ)

واجبات حج کے متعلق کتاب بنام "27 واجبات حج اور تفصیلی احکام" میں ہے: "میقات کے باہر سے حجِ افراد اور حجِ قران کے لئے آنے والا میقات یا اس سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ کر آئے گا اور اسی احرام کے ساتھ عَرَفات جائے گا۔ حجِ افراد والے نے صرف حج کا اِحرام باندھا ہوتا ہے جبکہ قِران والے نے حج اور عمرہ دونوں کے اِحرام کی نیت کی ہوتی ہے۔۔۔ جو آفاقی مکہ مُکرمہ آکر عمرہ کرکے احرام کھول کر مکہ شریف ہی میں موجود ہے یعنی حجِ تمتع کرنے والا ہی ایسا کرے گا اس کے لئے حج کا احرام خطہ ٔحرم سے باندھنا ضروری ہے یہی حکم ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو مکہ مکرمہ میں حرم کے خطہ میں آباد ہیں کہ وہ حج کا احرام خطہ ٔحرم سے ہی باندھیں گے۔۔۔ اہلِ مکہ یعنی حدودِ حرم میں رہنے والے اور اہلِ حِلّ یعنی حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے صرف حجِ افراد کریں گے تو یہ دونوں حج کا اِحرام اپنی اپنی جگہ سے باندھیں گے، یعنی اہلِ مکہ خطہ ٔحرم میں کسی جگہ سے اور اہلِ حِل، حِل میں کسی بھی جگہ سے باندھیں گے اور ان کے لئے یہ عمل کرنا واجب ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اہلِ حل حرم سے احرام باندھیں اور حرم میں رہنے والے حل میں جاکر احرام باندھیں۔ (27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، صفحہ 48، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حرم میں مکہ مکرمہ کی آبادی سے احرام باندھنا، حرم کی دوسری جگہوں میں احرام باندھنے سے افضل ہے، چنانچہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: "(والافضل أن یحرم من المسجد ویجوز من جمیع الحرم ومن مکۃ افضل من خارجھا) أی بالنسبۃ الی سائر الحرم" ترجمہ: اور افضل یہ ہے کہ مسجد حرام سے احرام

باندھے اور پورے حرم (میں سے کسی بھی جگہ) سے احرام باندھنا جائز ہے اور مکہ مکرمہ سے احرام باندھنا، مکہ مکرمہ سے خارج حرم کی کسی جگہ سے احرام باندھنے سے افضل ہے۔(لباب المناسک مع شرحہ، باب التمتع، صفحہ408، مطبوعہ سعودیہ)

فتاوی حج وعمرہ میں ایک سوال کے جواب میں ہے:"جو لوگ (یعنی مکی اور جو مکی کے حکم میں ہیں) منی میں جاکر احرام باندھتے ہیں ان کا احرام بھی درست ہو جائے گا کیونکہ منی بھی حرم میں ہے اور پورے حرم میں احرام باندھنا جائز ہے۔۔۔ مگر حرم کے اس حصے سے احرام باندھنا جس پر مکہ شہر کی آبادی ہے، دوسری جگہ سے احرام باندھنے سے افضل ہے۔" (فتاوی حج وعمرہ، حصہ21، صفحہ25، جمعیت اشاعت اہلسنت، پاکستان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net